



سوال

(116) ہنود کے میلوں میں خواہ بغرض مجارت یا بلا فرض جانا جائز ہے یا نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہنود کے میلوں میں خواہ بغرض مجارت یا بلا فرض جانا جائز ہے یا نہیں و نیز تعزیر داری کے میلوں میں شامل ہونا کیسا ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

لیسے میلوں میں جانا منع ہے۔ ہرگز نہیں شامل ہونا چاہیے۔ بلکہ اس قسم کے تمام منکرات کو ہاتھ اور زبان سے مٹانا چاہیے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دل سے تو ضرور برا جانا چاہیے۔ صحیح مسلم میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔

من رای منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذاکک اضعف الایمان

دیکھو دعوت کا قبول کرنا اور اس میں شریک ہونا لازمی ہے۔ مگر وہاں بھی اگر منکرات ہوں۔ تو ہاں نہیں جانا چاہیے۔ اور اگر جانے اور جانے کے بعد اگر کوئی امر منکر دیکھے تو لوٹ آنا چاہیے۔

عن علی قال صنعت فدعوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فناء فرای فی البیت تصاویر فرج

پس معلوم ہوا کہ لیسے حرام و ناجائز و منکر میلوں میں بذریعہ تجارت بھی نہیں جانا چاہیے۔ واللہ اعلم سید عبد الوہاب سید محمد نذیر حسین فتاویٰ نذیریہ جلد ص 275

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 11 ص 410



محدث فتویٰ